سوال

(80)غیر مسلم دوست کی ضیافت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا مسلمان کیلیئے جائز ہے کہ اپنے غیر مسلم دوستوں کی خاطر تواضر کرے ؟ اورانہیں کھانے پینے کےلئے وہ چیزیں پش کرے جو دین اسلام میں حرام ہیں ؟ ان غیر مسلموں کی اپنے مسلمان دوست سے ملاقات کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اسلام رواداری 'آسانی اور سہولت والا دین ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ دین انصاف بھی ہے۔ دوست کا اکرام اسلامی آداب میں شامل ہیں۔ لیکن اگر دوستغیر مسلم ہو تو عزت افزائی کرنے والے کے ارادے اور عزت افزائی کے ذائع کی تبدلی سے حکم بھی تبدیل ہوجاتا ہے۔ اگر عزت افزائی سے شرعی مقصد کا حصلو مطلوب ہو، یعنی وہ اس طرح اس سے اچھے تعلقات استوار کرکے اسلام کی دعوتی دینا اور کفر وضلالت سے نکالنا چاہتا ہے تو یہ ایک بلند مقصد ہے اور شریعت یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ ذرائع کا حکم وہی ہوتا ہے جو مقصودِ اصلی کا حکم ہے۔ اگر مقصد ایسا ہے جس کا حصول واجب ہے تو اس کےلئے مناسب ذرائع اختیار کرنا بھی واجب ہوگا۔ اگر مقصد ایسا ہے جس کا حصول شرعاً حرام ہے تو اسکا ذریعہ بھی حرام ہوگا۔ اس لئے عزت افزائی سے کوئی مقصد حاصل کنا پش نظر نہ ہو اور عزت افزائی نہ کرنے سے عزت افزائی کرنے والے کوئی دینی 'جانی 'مالی یا آبرو کے نقصان پہنچنے کا کوئی خطرہ نہ ہو تو یہ بالکل جائز نہیں اگر کوئی نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو جائز ہے۔ باقی رہا حرام چیزوں مثلاً شریا یا خنزیر کے گوشت سے مہمان کی تواضع کرنا تو یہ جائز نہیں، کیونکہ مہمان کی اس طرح خدمت کرنے سے اللہ تعالی کی نافرمانی 'کافروں کی اطاعت اور اللہ کے حق پر ان کے حق کو ترجیح دینا لازم آتا ہے۔ مسلمان کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہے اور گناہ اور ظلم کے کسی کام میں دوسروں کی مدد نہ کرے۔ غیر مسلم ممالک میں اسلام کے احکام پر ثابت قدمی سے عمل کرنے سے بہت عظیم فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اس طرح ایک شخص صرف زبانی طور پر ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی تبلیغ کرنے والا بن سکتا ہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہ وَصَحْبِہ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۸۰۷)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم- صفحہ 84

محدث فتویٰ